وشاورهم في الأمر

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت

پر قبضہ کرنے کی مذموم سازش کے جواب میں

مکتوب

بنام ارکان و ہمدردان مشاورت

شعبہ نشر و اشاعت

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت

ALL INDIA MUSLIM MAJLIS -E- MUSHAWARAT

ڈی-250 ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی-110025

aimmm.delhi@gmail.com, mushawarat.org +91 9891294692

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آستینوں میں چھپا لیتی ہے خنجر دنیا   اور ہمیں چہرے کا ہر قرض چکانا آیا

ملک میں اپنی نوعیت کی واحد تاریخی تنظیم "آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت" کا قیام 1964 میں مسلم جماعتوں کے مشترکہ پلیٹ فارم کے طور پر جن حالات میں ہوا تھا، آج ہمارے سامنے ان سے کہیں زیادہ مشکل حالات ہیں اور کسی ذی شعور مسلمان کو احساس دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اتحاد و یکجہتی کی قدر و قیمت کیا ہے۔ پھر بھی ہمیں مشاورت کے معزز ارکان کو یہ خط لکھنا پڑ رہا ہے جو انتہائی تکلیف دہ ہے۔

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے سابق صدر اور سابق رکن ڈاکٹر ظفر الاسلام خاں صاحب نے ارکان مشاورت کو خط لکھ کر ایک بار پھر اختلاف و انتشار کو ہوا دینے اور غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ کہ وہ رجسٹرڈ مشاورت کا صدر ہونے کے دعویدار ہیں اور لوگوں کو مشاورت کا رکن بنانے کے نام پر چندہ کی مہم چلا رہے ہیں جو ان کا سراسر بے بنیاد دعویٰ اور گمراہ کن فعل ہے۔

اول تو اس گروپ کا جس نے اس وقت کے صدر مشاورت سید شہاب الدین مرحوم کی مخالفت میں مشاورت سے الگ ہو کر 2003 میں سوسائٹی رجسٹرڈ کرائی تھی، 2013 میں اصل مشاورت کے ساتھ باضابطہ انضمام ہو چکا ہے اور رجسٹریشن کے اصل کاغذات ہماری تحویل میں ہیں، لہٰذا ایسی کسی سوسائٹی کا کوئی علاحدہ یا متوازی وجود اب کہیں باقی نہیں ہے۔ خود راقم السطور شیخ منظور احمد کو بھی اسی رجسٹرڈ مشاورت نے رکنیت دی تھی اور اسی انضمام و اتحاد کے نتیجے میں یہ حقیر اب آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کا حصہ ہے۔ دوم ڈاکٹر ظفر الاسلام خاں 2022 سے مشاورت کے رکن بھی نہیں ہیں، تادیبی کارروائی کے تحت موصوف کی رکنیت منسوخ ہو گئی تھی کیونکہ انہوں نے مختلف حیلوں بہانوں سے مشاورت اور اس کی جائیدادوں پر مستقل قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی جس کی تفصیلات ارکان مشاورت کے علم میں ہیں۔ مشاورت کے تنظیمی امور میں مداخلت کا کوئی حق آں موصوف کو نہیں پہنچتا۔ ان کی یہ سرگرمیاں سراسر ناجائز اور قانوناً قابل مواخذہ ہیں۔ وہ اور ان کے پیچھے جو لوگ بھی ہیں مشاورت میں رجسٹرڈ سوسائٹی کے انضمام و اتحاد کو تباہ کرنے کی مذموم سازش اور ذاتی مفادات کے حصول کے لیے مشاورت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کی

کوشش کر رہے ہیں جو ان شاء اللہ کامیاب نہیں ہوگی۔ ضرورت ہے کہ ان عناصر کی سازشوں کا قلع قمع سختی سے کیا جائے ورنہ اتنا تفصیلی خط لکھنا اور آپ کو زحمت توجہ دینا کوئی خوشگوار عمل نہیں ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے مکتوب (مرقومہ 29 اپریل 2024) کے ذریعے ارکان مشاورت کی میٹنگ بلائی ہے اور لوگوں کو ورغلانے کے لیے انہوں نے مشاورت پر اپنے بے بنیاد سنسنی خیز الزامات کا اعادہ کیا ہے مثلاً دستور مشاورت میں من مانی ترمیمات کی گئیں، مشاورت سے 70 ارکان کو نکال باہر کیا گیا اور غیر معیاری لوگوں کو مشاورت کی رکنیت دی گئی جبکہ ان کا ایک بھی دعوی حقیقت سے قریب نہیں ہے۔ ڈاکٹر خان کے دعووں کی دستاویزی تردید مشاورت کے کاغذات میں موجود ہے۔ وہ اپنے زیر نظر مکتوب میں اپنی تحریروں، تقریروں اور مشاورت کی کارروائیوں میں موجود ان مندرجات کے برخلاف دعوے کر رہے ہیں جن پر ان کے دستخط موجود ہیں۔ زیر نظر مکتوب میں آپ ان کی نکات وار تفصیلات دیکھ سکتے ہیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں، مشاورت کے دستور میں کبھی کوئی من مانی ترمیم نہیں کی گئی اور ایسا کرنا ممکن بھی نہیں ہے۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے دور صدارت کے آخری ایام میں ترمیم لانے کی جو کوشش کر رہے تھے، ناکام نہ ہوتی۔ دستور میں جو ترامیم آخری بار لائی گئی ہیں، ان میں ہر ترمیم کو 67 فیصد سے 81 فیصد تک ارکان مشاورت کی تائید حاصل ہے اور ترمیم شدہ دستور کے نفاذ کے بعد مشاورت کی مجلس عاملہ کے انتخابات (برائے میقات 2023-2026) میں 85 فیصد سے زیادہ ارکان نے حصہ لیا اور منصب صدارت کے لئے دو امیدواروں کے درمیان دوستانہ مقابلہ میں منتخب امیدوار کو تقریباً 57 فیصد ووٹ حاصل ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کا اعتراض ان کے آمرانہ مزاج کا اشتہار اور ایک انتہائی غیر جمہوری فعل ہے۔

دستور میں ترمیم یا اس کی کسی شق پر اختلاف رائے کو مسئلہ بنا کر انتشار کو ہوا دینا ہرگز کوئی دانشمندی نہیں۔ جو لوگ بھی اس طرح کے کام کر رہے ہیں، مسلمانوں کے اتحاد اور ملی تنظیموں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مشاورت ایک جمہوری تنظیم ہے اور دستور مشاورت میں ترمیم و تصحیح کا دروازہ ہر وقت کھلا ہوا ہے۔ ارکان مشاورت جب چاہیں دستور میں مذکور ضوابط (Due process) کے تحت ایسا کر سکتے ہیں۔ اگر دستور کی کسی شق پر کسی کے پاس کوئی معقول اعتراض

ہے تو وہ اپنی تجاویز مشاورت میں پیش کرے نہ کہ لوگوں کو ورغلا کر جتھے بنائے اور ان کے دلوں میں وسوسے ڈالے۔

جن ارکان کی رکنیت دستور مشاورت کی روشنی میں ان کی عدم فعالیت اور ڈفالٹ کی بنا پر منسوخ ہوئی تھی، ان کے تعلق سے ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب نے اپنے خط میں دعویٰ کیا ہے کہ 70 ارکان کا مشاورت سے اخراج کردیا گیا جبکہ غیر فعال ارکان کی رکنیت منسوخ کرنے کی قرارداد خود ان کی اپنی صدارت میں منعقدہ مشاورت کی جنرل باڈی اور مجلس عاملہ کی 5 دسمبر 2015ء کی مشترکہ میٹنگ میں منظور کی گئی تھی اور بالآخر 12 فروری 2017 کی جنرل باڈی میٹنگ میں جس میں ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب بنفس نفیس موجود تھے اور اس بات پر اصرار کر رہے تھے کہ ان ایکٹیو ارکان کا اخراج ہو، یہ طے کیا گیا تھا کہ فی الحال ایسے 14 ان ایکٹو (غیر فعال) ارکان کا اخراج کیا جائے۔ غیر فعال ارکان کا معاملہ اکتوبر 2018 کی حیدرآباد میں منعقدہ جنرل باڈی میٹنگ میں بھی زیر بحث آیا اور پھر 27 فروری 2021 کو بھی اس معاملے پر آسام سے رکن جناب حافظ رشید احمد چودھری صاحب (جن کی حمایت کے ڈاکٹر صاحب دعویدار ہیں) کی تحریری قرارداد میٹنگ میں پیش ہوئی۔ دستور کی متعلقہ شقوں اور قرارداد مشترکہ اجلاس (5 دسمبر 2015) کی روشنی میں اس پر کارروائی کے نتیجے میں جن غیر فعال ارکان کی رکنیت منسوخ کی گئی، ان کی تعداد صرف 27 ہوتی ہے جن میں 7 ارکان وہ تھے جنھوں نے مشاورت کی رکنیت لینے کے بعد کبھی مشاورت کی کسی ایک میٹنگ میں بھی شرکت کرنا گوارا نہیں کی تھی۔ خیال رہے کہ ان میں بھی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جن کا اب انتقال ہو چکا ہے۔

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے رجسٹریشن کا کھوکھلا معاملہ لیکر ڈاکٹر ظفرالاسلام خان بھارت کے مسلمانوں کے واحد وفاقی ادارہ کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں اور ان کے پیچھے وہ طاقتیں ہیں جو اس ادارہ کو یا تو ختم کرنا چاہتی ہیں یا وہ نادان لوگ ہیں جو مشاورت کے رکن بننے کے قابل بھی نہیں تھے لیکن اب اپنے سیاسی اور کاروباری مفادات کے فروغ کے لئے اس سازش میں ڈاکٹر ظفرالاسلام خان کی پشت پر کھڑے ہیں۔

امید قوی ہے کہ ہمارا یہ کتابچہ لوگوں کے اس خلجان کو دور کرنے میں مددگار ہوگا جو ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے ساتھیوں نے اپنی سرگرمیوں سے پیدا کیا ہے۔ رب کریم ہمارا حامی و ناصر ہے۔

نئی دہلی 21 مئی 2024

مکرمی ارکان و ہمدردان مشاورت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ جل شانہ کی ذات سے پر امید ہوں کہ آپ بخیر ہوں گے۔

خدمت گرامی میں ضروری گزارش یہ ہے کہ:

1- چند ارکان مشاورت اور ہمدردان ملت نے توجہ دلائی ہے کہ ان حضرات کو مشاورت کے سابق صدر وسابق رکن جناب ڈاکٹر ظفر الاسلام خان صاحب (جن کی رکنیت 2021 میں آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت نے تادیبی کارروائی کے تحت منسوخ کر دی تھی) کا ایک خط موصول ہوا ہے۔ اس خط میں انھوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ ان کو محترم محمد جعفر صاحب اور حافظ رشید احمد چودھری صاحب کی حمایت حاصل ہے حالانکہ محمد جعفر صاحب نے مشاورت کی رکنیت سے 2016 میں اور حافظ رشید احمد چودھری صاحب نے 2022 میں استعفیٰ دے دیا تھا۔ ان دونوں حضرات کے تحریری استعفے دفتر مشاورت میں موجود ہیں۔ اسی کے ساتھ انھوں نے یہ مضحکہ خیز دعویٰ بھی کیا ہے کہ وہ رجسٹرڈ مشاورت کے صدر ہیں اور یہ کہ لوگ اس نقلی مشاورت کا رکن بننے کے لئے پیسے بھیجیں۔

ڈاکٹر ظفر الاسلام خان کے خلاف تادیبی کارروائی کی مختصر بیک گراؤنڈ:

2- آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کی مجلس عاملہ نے 2014ء میں مشاورت کی گولڈن جوبلی تقریبات منانے کے فیصلے کے ساتھ یہ فیصلہ بھی لیا تھا کہ اس موقع پر تنظیم ایک یادگاری مشاورت دستاویزات شائع کرے گی۔ اس فیصلے کی روشنی میں بحیثیت صدر مشاورت ڈاکٹر ظفر الاسلام خان صاحب نے ملک بھر میں ارکان و ہمدردان مشاورت کو آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے لیٹر ہیڈ پر 3 فروری 2015 کو خطوط ارسال کر کے ان کے پاس موجود مشاورت کے پرانے خطوط، نیوز کلیپنگ، مضامین، تصاویر، کتابچے اور دیگر دستاویزات دفتر مشاورت کو دستیاب کرانے کی درخواست کی تھی۔ ان تمام دستاویزات کی کتابی صورت میں "مشاورت گولڈن جوبلی تقریبات میں اس وقت کے نائب صدر جمہوریہ جناب حامد انصاری صاحب کے بدست رونمائی ہوئی۔ اسی موقع پر یہ بھی معلوم ہوا کہ دفتر مشاورت کو موصول ہونے

والے دستاویزات کو بہت خاموشی اور چالاکی کے ساتھ اور "آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت" کے کسی بھی فیصلے کے بغیر ڈاکٹر صاحب موصوف نے ذاتی منفعت کے مقاصد کے تحت نہ صرف اپنے اشاعتی ادارہ "فاروس میڈیا" سے شائع کروایا بلکہ اس کے مالکانہ حقوق بھی اپنے اشاعتی ادارہ کو منتقل کر دیے۔

ان دستاویزات کو دفتر مشاورت کو واپس کرنے کی "آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت" کی جنرل باڈی اور مجلس عاملہ کی مکرر درخواست اور قراردادوں کو ماننے سے ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب نے انکار کیا تو مجلس عاملہ نے اپنی 27 فروری 2021ء کو منعقد نشست میں یہ فیصلہ لیا کہ ایک آخری کوشش کے طور پر ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب کو مکتوب ارسال کیا جائے جس میں اس فیصلہ اور قرارداد سے ان کو آگاہ کیا جائے کہ اگر 15 دنوں میں انھوں نے گولڈن جوبلی تقریبات کے موقع پر شائع "مشاورت دستاویزات" تنظیم کو واپس نہیں لوٹایا تو ان کی رکنیت مشاورت منسوخ سمجھی جائے گی۔ اور جب اس فیصلے اور مجلس عاملہ کی قرارداد کے متن کے ساتھ اس وقت کے جنرل سکریٹری راقم السطور شیخ منظور احمد نے ڈاکٹر صاحب کو اس منشا کا مکتوب بھیجا تو دستاویزات واپس کرنے کے بجائے انھوں نے دھمکی آمیز جواب دیا کہ اگر اس مسئلہ پر ان کی رکنیت ختم کی گئی تو وہ قانونی کارروائی کریں گے۔ ان کے اس غیر اخلاقی اور مجرمانہ عمل کی بنا پر 2021 میں ان کی رکنیت ختم ہوگئی تو موصوف نے اپنی رکنیت کی بحالی کے لئے کچھ کرنے کے بجائے خاموشی سے اس فیصلے کو قبول کر لیا۔ چونکہ وہ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ان کے اس غیر اخلاقی، غیر شرعی اور مجرمانہ عمل کا کوئی جواز نہیں تھا۔

3- جناب ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب نے مختلف حیلوں بہانوں سے مشاورت اور اس کی جائیدادوں پر مستقل قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی اور اسی بنا پر مشاورت کے سابق صدر سید شہاب الدین مرحوم ان سے شدید اختلاف رکھتے تھے۔ ان کے زیر نظر گمراہ کن مکتوب سے مشاورت پر قبضہ کرنے کی ان کی دلی خواہش اور اس تعلق سے ان کے پرانے خواب کا پردہ ایک بار پھر چاک ہوتا ہے۔ موصوف نے بڑے مضحکہ خیز انداز میں اندرون مشاورت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے جو ان شاء اللہ کامیاب ہونے والی نہیں ہے۔ اس حقیقت سے کون واقف نہیں ہے کہ جھوٹے کی یادداشت نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر خان کے ماضی کے عمل کے تحریری شواہد مشاورت کے کاغذات میں موجود ہیں اور وہ اپنے زیر نظر مکتوب میں اپنی تحریروں، تقریروں اور مشاورت کی کارروائیوں میں

موجود ان مندرجات کے برخلاف دعوے کر رہے ہیں جن پر ان کے دستخط موجود ہیں۔

ترمیمات دستور مشاورت اور نئے انتخابات:

4- ترمیمات دستور اور انتخابات کے تعلق سے یہ گمراہ کن پروپگنڈہ کیا جارہا ہے کہ دستور مشاورت میں من مانے انداز میں ترمیمات کر دی گئیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ترمیمات کے تعلق سے پچھلے دس برسوں میں مختلف ادوار میں مجلس عاملہ میں سیر حاصل گفتگو ہوتی رہی ہیں اور اس تعلق سے ارکان تحریری تجاویز بھی دفتر مشاورت کو بھیجتے رہے۔ جس کے تمام ریکارڈ دفتر مشاورت میں موجود ہیں۔ آخرکار 22 مئی 2022ء میں مشاورت کی جنرل باڈی نے اتفاق رائے سے فیصلہ لیا کہ تنظیم کے آئندہ انتخابات سے قبل ترمیمات کے عمل کو پورا کیا جائے اور اسی میٹنگ میں موجود بہت سے ارکان نے مجوزہ ترمیمات کے تعلق سے رہنمائی اور تجاویز پیش کیں۔ جن ارکان مشاورت نے 22 مئی 2022 کی منعقدہ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کی جنرل باڈی میٹنگ میں اپنی گفتگو میں ترمیمات کے عمل کو شروع کرنے کی حمایت کی تھی، ان میں مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند کے امیر حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب، جماعت اسلامی ہند سے تعلق رکھنے والے مشاورت کے انفرادی رکن جناب ڈاکٹر قاسم رسول الیاس صاحب، انڈین نیشنل لیگ کے جناب محمد سلیمان صاحب، ممبئی سے رکن محترمہ عظمیٰ ناہید صاحبہ، جناب عامر ادریسی صاحب (صدر ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنلز)، مولانا عبد الحمید نعمانی صاحب، جناب پروفیسر بصیر احمد خان صاحب (سابق پرو وائس چانسلر اندرا گاندھی اوپن یونیورسٹی، نئی دہلی)، جناب تاج محمد خان صاحب میسور اور محترمہ عابدہ انعامدار صاحبہ پونہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

5- ڈاکٹر قاسم رسول الیاس صاحب اور جناب محمد سلیمان صاحب نے خاص طور پر اپنی گفتگو میں جن نکات کو اٹھایا تھا، ان میں مشاورت کی وفاقی حیثیت کو بحال کرنے کے ساتھ ساتھ موجودہ دستور کے حساب سے اس میں انفرادی ارکان کی بہتات کو کم کرنے کی تجاویز بھی شامل تھیں۔ کئی ارکان مشاورت نے جن میں مولانا عبد الحمید نعمانی صاحب، جناب ڈاکٹر قاسم رسول الیاس صاحب، جناب محمد سلیمان صاحب، محترمہ عابدہ انعامدار صاحبہ اور جناب تاج محمد صاحب شامل تھے، یہ تجویز بھی رکھی تھی کہ چونکہ موجودہ دستور کی رو سے عہدیداران کی دو سالہ میقات کم ہے، اس لیے 1964ء اور 1990ء میں میں نافذ شدہ دستور کے رہنما اصول کے مطابق مجلس عاملہ کی

میقات پانچ سال ہونی چاہیے۔

اس تعلق سے جنرل باڈی کی اس میٹنگ میں ایک "دستوری ڈرافٹنگ کمیٹی" بھی نامزد کی گئی تھی جس نے سابقہ ادوار میں موصول ہوئے مسودوں کے ساتھ ساتھ 22 مئی 2022ء میں منعقد جنرل باڈی میں پیش ہوئی تجاویز کی روشنی میں دستور مشاورت کے کچھ آرٹیکل میں ترمیمات کی تجاویزات کا ایک ڈرافٹ تیار کیا جس پر چھوٹے چھوٹے گروپس میں دہلی میں موجود ارکان کی سہولت کے حساب سے سیر حاصل گفتگو ہوئیں اور اس گفتگو کے روشنی میں دوسرا ڈرافٹ تیار کر کے ارکان مجلس عاملہ کو روانہ کیا گیا جس پر ان کی رائے بھی مانگی گئی۔ اس وقت کے مجلس عاملہ کے کچھ ارکان نے مسودہ میں معمولی ترمیمات بھیجیں اور عاملہ کے 27 ارکان میں سے 18 ارکان نے حتمی طور پر دفتر مشاورت کو اس بات کی ہدایت دی کہ دستور مشاورت میں موجود ہدایت کی رہنمائی کو سامنے رکھتے ہوئے ترمیمات کے اس مسودہ کو ارکان جنرل باڈی کو منظوری یا نامنظوری کے لیے ان کی حتمی رائے حاصل کرنے کی غرض سے مجوزہ ترمیمات کے مسودہ کو ریفرنڈم کے لیے بھیج دیا جائے۔

مجلس عاملہ کی اکثریتی رائے کی روشنی میں دفتر مشاورت نے ارکان جنرل باڈی کو ایک فائنل مسودہ ریفرنڈم کے لیے بھیج دیا جس میں دستور مشاورت (2006) کے کچھ آرٹیکل کے اصل متن کے ساتھ ساتھ مجوزہ ترمیمی مسودہ اور ان میں مجوزہ ترمیمات کی ضرورتوں کے نوٹ کے ساتھ ارکان مشاورت سے ہر آرٹیکل کے ترمیمی مسودہ پر الگ الگ منظور یا مسترد کرنے کے لئے ووٹ دینے کی درخواست کی گئی۔

دستور مشاورت کے رہنما اصولوں کے مطابق ترمیمات کے لئے یہ ضروری تھا کہ ریفرنڈم کے اس عمل میں پچاس فیصد سے زیادہ ارکان شرکت کریں اور ریفرنڈم میں شامل ہونے والے ارکان میں سے دو تہائی سے زیادہ ارکان ہر شق کے مجوزہ ترمیمی مسودہ کو منظوری دیں اور اگر ایسا ممکن نہ ہوا تو ترمیمات مسترد مانی جائیں گی۔

ترمیماتی ریفرنڈم کی نگرانی کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کے ارکان میں اس وقت کے جنرل سکریٹری کی حیثیت سے جناب فیروز احمد ایڈوکیٹ (موجودہ صدر مشاورت) کے علاوہ آل انڈیا جمعیت اہل حدیث کے سکریٹری مولانا ڈاکٹر شیث تیمی صاحب، بزرگ

صحافی جناب منصور آغا صاحب اور جناب سید تحسین احمد شامل تھے۔ محترم جناب سید منصور آغا صاحب نے ناسازی صحت کی بنا پر کمیٹی میں شامل ہونے سے معذرت کا اظہار کر دیا تھا۔ اس لئے تین رکنی کمیٹی نے ریفرنڈم کو سپر وائز کیا اور ریفرنڈم کے کاغذات کو دفتر مشاورت کو واپس بھیجنے کی متعینہ تاریخ کے بعد دو دن کی محنت اور نہایت شفافیت سے ہر آرٹیکل کے ترمیمی مسودہ پر ملے ووٹ کے اعداد و شمار کی رو سے اس ریفرنڈم کے نتیجہ کا اعلان کیا جس سے معلوم ہوا کہ مختلف ترمیمات کو 67 فیصد سے 81 فیصد تک ارکان مشاورت کی منظوری ملی ہے اور اس کمیٹی کے تینوں ارکان کے دستخطوں سے نتیجہ کا اعلان کیا گیا۔

ترمیم شدہ دستور کے نفاذ کے بعد مشاورت کے مختلف عہدیداروں کے لئے سال 2023-2027 کی میقات کے لئے نئے انتخابات ہوئے جس میں 85 فیصد سے زیادہ ارکان نے حصہ لیا اور منصب صدارت کے لئے دو امیدواروں کے درمیان دوستانہ مقابلہ میں منتخب امیدوار کو تقریباً 57 فیصد ووٹ حاصل ہوئے۔

6- ارکان مشاورت کی کثیر تعداد نے ترمیمات اور مابعد ترمیمات انتخابات میں حصہ لیا اور اتنی کثیر تعداد میں ارکان مشاورت کا ریفرنڈم اور انتخابات میں جمہوری انداز میں حصہ لینے کے عمل کو بھی اگر ڈاکٹر ظفر الاسلام صاحب قبول نہیں کر رہے ہیں تو اس سے ان کے غیر جمہوری طرز فکر اور آمرانہ مزاج کی عکاسی ہوتی ہے۔ ویسے بھی ایک ایسا شخص جس کے خلاف اس کے غیر اخلاقی اور مجرمانہ فعل کے لئے مشاورت نے تادیبی کارروائی کی ہے، اس قسم کے اعتراضات اٹھانے کا کوئی اخلاقی حق نہیں رکھتا۔

7- جہاں تک دستور میں ترمیمات کا تعلق ہے تو مشاورت ایک جمہوری تنظیم ہے اور دستور مشاورت میں ترمیم و تصحیح کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ ارکان مشاورت جب چاہیں دستور میں مذکور ضوابط (Due process) کے تحت ایسا کر سکتے ہیں۔ ماضی کی طرح آئندہ بھی ترامیم کی جا سکتی ہیں۔ دستور کی کسی شق پر اختلاف رائے کو تنازع کی بنیاد بنانا یا انتشار کو ہوا دینا ہرگز کوئی دانشمندی نہیں ہے۔ جو لوگ بھی اس طرح کے کام کر رہے ہیں، مسلمانوں کے اتحاد اور ملی تنظیموں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ سوچنا ہے کہ آپ ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کریں گے یا یکسوئی کے اتحاد و یکجہتی کو عزیز رکھتے ہیں۔

مشاورت سے 70 ارکان کو باہر نکالنے کے گمراہ کن الزام کی حقیقت:

8- ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب نے اپنے خط میں بہت دیدہ دلیری سے یہ الزام لگایا ہے کہ 70 ارکان کا مشاورت سے اخراج کر دیا گیا (ان کو باہر کا راستہ دکھا دیا گیا) ہے۔ یہ الزام وہ پچھلے کئی برسوں سے لگاتے آئے ہیں لیکن موصوف کو کبھی یہ توفیق میسر نہیں ہو پائی کہ وہ اس کو ثابت کر سکیں۔ 2022 تک ان کا یہی راگ تھا کہ ایسے ارکان کی تعداد 78 ہے اور ایک زمانہ تک ان کا یہ بھی پروپگنڈہ تھا کہ ایسے ارکان کی تعداد 72 ہے جو اب 70 تک آ گئی ہے۔

یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس حقیقت کو سامنے رکھا جائے کہ دستور مشاورت (2006) کے رہنما اصولوں کے مطابق ایسے تمام ارکان جو دو برس تک مشاورت کی سالانہ فیس ادا کرنے سے قاصر رہیں اور اس دوران مشاورت کی میٹنگوں میں بھی شرکت نہ کریں ان کی رکنیت معطل ہو جائے گی۔ ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب بہت چالاکی سے اس دستوری ہدایت کا کبھی تذکرہ نہیں کرتے اور اس تاریخی حقیقت کو بھی ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہیں کہ ان کے دورِ صدارت میں مشاورت کی جنرل باڈی اور مجلس عاملہ کی 5 دسمبر 2015ء کی مشترکہ میٹنگ میں یہ قرارداد منظور ہوئی تھی کہ ایسے ارکان جنھوں نے اپنی سالانہ فیس ادا نہیں کی ہے اور میٹنگوں میں شرکت نہیں کرتے ہیں ان کے ساتھ ساتھ ان ارکان کو بھی خطوط روانہ کیے جائیں جو فیس تو ادا کر دیتے ہیں لیکن میٹنگوں میں شرکت نہیں کرتے کہ وہ اگلے تین ماہ میں خطوط کے ذریعہ یہ یقین دہانی کرائیں کہ وہ آئندہ مشاورت کی میٹنگوں میں شرکت کریں گے اور جواب نہ ملنے کی صورت میں ان کی رکنیت منسوخ مانی جائیگی۔ اس قرارداد کی روشنی میں ڈاکٹر ظفرالاسلام صاحب نے ارکان مشاورت کے نام ایک مکتوب 7 دسمبر 2015 کو اپنے دستخطوں سے ارسال کیا جس کا متن مندرجہ ذیل تھا جس سے یہ بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے بنائے ہوئے ارکان کی مشاورت میں کتنی دلچسپی رہی ہوگی:

"مورخہ 5 دسمبر 2015 کو کل ہند مسلم مجلس مشاورت کی مجلس عاملہ اور مرکزی مجلس (General Body) کی مشترکہ میٹنگ میں جو مرکزی دفتر میں منعقد ہوئی، جس میں سابق ریٹرننگ آفیسر (مسٹر ای ایس وائی ندیم) کی اس رائے پر غور کیا گیا کہ جن ممبران نے دو سال کی اپنی فیس ادا نہیں کی ہے ان کو رائے دہی کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ یہ رائے مشاورت کی سابقہ روایات کے منافی ہے چنانچہ

غور وفکر کے بعد اتفاق رائے سے یہ طے ہوا کہ:

(1) جن ممبران نے دو سال سے زاید مدت (تین سال یا اس سے زیادہ) کی فیس ادا نہیں کی ہے وہ الیکشن میں حصہ لینے/ ووٹ دینے کے اہل تصور نہیں کیے جائیں گے۔ البتہ وہ بقایا جات اور رواں سال کی فیس ادا کر کے آئندہ الیکشن میں حصہ لے سکتے ہیں۔

(2) مجلس عاملہ اور مرکزی مجلس کی مشترکہ میٹنگ میں ان ممبران کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا جنہوں نے فیس تو ادا کر دی ہے مگر ان کا ممبر شپ فارم دفتر مشاورت میں جمع نہیں ہے اور جن کو سابق ریٹرننگ آفیسر نے رائے دہی کا مستحق نہیں قرار دیا ہے۔ ان کے بارے میں اتفاق رائے سے یہ طے پایا کہ: جن ممبران نے فیس تو جمع کر دی ہے لیکن انہوں نے ممبر شپ فارم نہیں بھرے ہیں وہ براہ کرم اپنے جملہ کوائف جن میں نام/ ولدیت/ شوہر کا نام، گھر/ دفتر کا پتہ/ فون نمبر/ فیکس نمبر/ ای میل آئی ڈی اور شخصی کوائف ریکارڈ کے لئے فوری طور سے دفتر مشاورت میں جمع کرا دیں تاکہ ریکارڈ مکمل ہو سکے۔ ایسے ممبران کو 2016-2017 کی مدت کے لئے چندہ دہی میں حصہ لینے سے روکا نہیں جائے گا۔

(3) مجلس عاملہ اور مرکزی مجلس کی مشترکہ میٹنگ میں یہ بھی طے کیا گیا کہ جن ممبران نے فیس تو ادا کر دی ہے مگر دو سال کے مدت سے زیادہ کسی میٹنگ میں شرکت نہیں کی ہے ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ تحریری طور سے تین ماہ کے اندر یہ یقین دہانی کرا دیں کہ وہ آئندہ حسب سہولت میٹنگوں میں شرکت کریں گے ورنہ ان کی رکنیت ختم تصور کی جائے گی۔"

مذکورہ بالا 5 دسمبر 2015 کی مجلس عاملہ اور جنرل باڈی کی مشترکہ میٹنگ میں تقسیم شدہ روداد میں اس خط کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر ظفر الاسلام خان صاحب نے تحریر کیا کہ:

"A letter was sent to all such members and only two members, Prof. Sajjad Ahmad and Mr Anwarul Hoda have responded saying they will try to attend meetings in future."

(Page 5 in the Paragraph about 'Membership')

2017-2016 کی میقات کے انتخابات کے بعد اس وقت کے صدر نوید حامد صاحب کو جناب مولانا جلال الدین عمری صاحب امیر جماعت اسلامی ہند نے مشورہ دیا کہ ممبران کے

اخراج پر توقف سے کام لیا جائے اور اس بات کو نوٹ کیا جائے کہ ایسے ان ایکٹیو ارکان آنے والے وقت میں مشاورت کی میٹنگ میں شرکت کرتے ہیں یا نہیں۔ بالآخر 12 فروری 2017 کی جنرل باڈی میٹنگ میں جس میں ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب بنفس نفیس موجود تھے اور اس بات پر اصرار کر رہے تھے کہ ان ایکٹیو ارکان کا اخراج ہو یہ طے کیا گیا کہ فی الحال ایسے 14 ان ایکٹو (غیر فعال) ارکان کا اخراج کیا جائے۔ جن میں سے بعد میں جناب شاہد صدیقی صاحب اور مرحوم جے ایس بندوق والا نے اپنی رکنیت بحال کروائی اور نئے سرے سے ممبر شپ قبول کی اور انتقال سے قبل جناب بندوق والا صاحب نے اکتوبر 2017 کی بڑودہ میٹنگ میں شرکت بھی فرمائی تھی۔

غیر فعال ارکان کا معاملہ ایک بار پھر اکتوبر 2018 کی حیدرآباد میں منعقد جنرل باڈی میٹنگ میں زیر بحث آیا اور یہ طے ہوا کہ چونکہ ابھی مشاورت کا وہ مقدمہ جس کو ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب نے انیس درانی صاحب کے ذریعہ قائم کروایا ہے اس کے نتیجے کا انتظار کیا جانا چاہیے اور نئی میقات کے شروع ہونے کے بعد اس مسئلہ پر فیصلہ لینا چاہیے۔

کورونا کے پہلے دور کے لاک ڈاؤن کے بعد جب نئی میقات میں مجلس عاملہ کی پہلی میٹنگ 27 فروری 2021 کو منعقد ہوئی تو غیر فعال ارکان کے معاملے پر آسام سے رکن جناب حافظ رشید احمد چودھری صاحب کے تحریری اور دستخط شدہ مندرجہ ذیل قرارداد میٹنگ میں پیش کی گئی اور ایک بار پھر غیر فعال ارکان کے مسئلے پر سیر حاصل گفتگو ہوئی:

"I would also like to propose to adopt a resolution regarding termination of membership of Mushawarat for those who failed to clear their dues continuously for years."

اس قرارداد کی روشنی اور سن 2015ء کی جنرل باڈی اور مجلس عاملہ کی مشترکہ میٹنگ کے فیصلہ کو یاد کرتے ہوئے فروری 2021 کی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں یہ طے پایا کہ اس وقت کے جنرل سیکریٹری مولانا عبدالحمید نعمانی صاحب ایسے تمام ارکان کو خط لکھیں گے جو گزشتہ 3 برس یا اس سے زیادہ سے فیس جمع نہیں کروا رہے ہیں اور نہ ہی اس مدت میں انھوں نے کسی

میٹنگ میں شرکت کی ہے اور یہ درخواست کریں گے کہ ایسے ارکان اپنی سالانہ فیس ادا کریں اور اگر پندرہ دنوں تک ایسے ارکان کی فیس موصول نہ ہو تو ان کی ممبر شپ منسوخ مانی جائے۔ اس میٹنگ میں شرکت کرنے والے اہم ارکان کے ناموں میں اس وقت کے صدر، جناب نوید حامد صاحب، حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب (امیر آل انڈیا جمعیۃ اہل حدیث) نائب صدر مسلم مجلس مشاورت و رکن سپریم گائیڈنس کونسل مجلس مشاورت، جناب انجینئر محمد سلیم صاحب (نائب صدر جماعت اسلامی ہند)، جناب مرحوم نصرت علی صاحب جماعت اسلامی ہند، جناب سراج الدین قریشی صاحب (صدر آل انڈیا جمعیۃ القریش)، جناب محمد سلیمان صاحب (صدر انڈین نیشنل لیگ)، جناب شیخ منظور احمد صاحب (کشمیر)، محترمہ عظمیٰ ناہید صاحبہ (ممبئی)، جناب تاج محمد خان صاحب (میسور)، جناب احمد رضا صاحب (دہلی)، ڈاکٹر کوثر عثمان صاحب (لکھنؤ) وغیرہم اور جناب فیروز احمد ایڈوکیٹ (موجودہ صدر مشاورت) شامل تھے۔

چونکہ عاملہ کی اس میٹنگ کے کچھ ہی دنوں بعد ملک کو وڈ لہر کا دوسرا سرکاری لوک ڈاؤن لگ گیا اور ارکان مشاورت کو اسی لیے اس خط کو بھیجنے میں تاخیر ہوئی اور لاک ڈاؤن کھلنے اور حالات نارمل ہونے کے بعد دفتر مشاورت کی طرف سے ایک مکتوب ایسے تمام ارکان کو بھیجا گیا اور ان سے سالانہ فیس کے بقایا جات جمع کرنے کی درخواست کی گئی اور اس کے جواب میں بہت سے ارکان نے فیس جمع بھی کروائی اور بہت سے ارکان نے خط کو یکسر نظر انداز کر دیا۔ اس تعلق سے یہ یاد رکھنا بھی اہم ہوگا کہ ایسے دو ارکان سے بزرگ صحافی جناب منصور آغا صاحب نے ذاتی طور پر بات کی لیکن ان دونوں نے جناب منصور آغا صاحب کی درخواست کو بھی نظر انداز کر دیا۔ 15 دنوں کے انتظار کے بعد اتمام حجت کے لئے اس وقت کے صدر جناب نوید حامد صاحب نے ایک بار پھر ایک ریزولیوشن تیار کر کے ارکان مجلس عاملہ کو دستی، ای میل، واٹس ایپ پر ان کی حتمی منظوری کے لئے بھیجا جس کا متن مندرجہ ذیل تھا:

1 . In records it is found that there are total of 14 members who have not cleared their annual fees after 2015 (Amongst them there are eight members who have

not participated in any meeting since becoming members; there are three members who have not participated in any meeting since 2012, there are 3 members who have not participated in any meeting after 2015).

2. It is found that there are three members who have not paid annual fees after 2016 (Two amongst them have not participated in any meeting after the General Body meeting of 31st January 2016).

3. There are 25 members who have not paid annual dues after 2017 (Overwhelming majority of them had not participated in any meeting after the General Body meeting of February 2017). The constitution of AIMMM clearly guides members not to default in clearing their annual fees for more than two consecutive years also not to fail in attending any meeting during this period. Therefore, in consonance of the mandate Art 25(1) of the constitution of All India Muslim Majlis e Mushawarat taking note of the decision of the General Body meeting of 5th December 2015 and further as per the mandate of the the 27th Markazi Majlis e Aamla (MMA) meeting of 27th February 2021, the Markazi Majlis e Aamla of AIMMM through a Circulated annual fee for more than three years from 1st January 2022.

اس قرارداد پر دستخط کرنے اور اس کو منظوری دینے والے ارکان مجلس عاملہ میں جناب مولانا محمد سفیان قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند (وقف) اور اس وقت کے رکن سپریم گائڈنس کونسل مشاورت، جناب احمد رشید شیروانی رکن سپریم گائڈنس کونسل مشاورت، جناب ملک معتصم خان جماعت اسلامی ہند، جناب سراج الدین قریشی صاحب، جناب ای ٹی محمد بشیر ایم پی کیرالا، محترمہ عظمیٰ ناہید، جناب شیخ منظور احمد، جناب احمد رضا صاحب، مولانا عبدالحمید نعمانی، جناب زبیر جبار گوپالی، جناب تاج محمد خان صاحب، ڈاکٹر کوثر عثمان صاحب، حافظ رشید احمد چودھری آسام، جناب محمد سلیمان صاحب کانپور، نوید حامد صاحب صدر مشاورت و رکن سپریم گائڈنس کونسل کے علاوہ جناب

فیروز احمد ایڈووکیٹ شامل تھے۔

اس طرح ایسے صرف 27 غیر فعال ارکان کی رکنیت منسوخ ہوگئی جنھوں نے یاد دہانی کے باوجود اپنے سالانہ بقایاجات نہ جمع کروائے اور نہ ہی آئندہ مشاورت کی میٹنگوں میں شرکت کرنے پر آمادگی سے مطلع کیا۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ ان 27 ارکان میں ڈاکٹر ظفرالاسلام خان کے ذریعہ بنائے گئے ایسے 16 ارکان بھی تھے جنھوں نے مشاورت کی رکنیت لینے کے بعد کبھی مشاورت کی کسی ایک میٹنگ میں بھی شرکت کرنا گوارا نہیں کی تھی اور ایک ایسے رکن کا نام بھی شامل تھا جن کو جناب نوید حامد صاحب کے دورِ صدارت میں سن 2017 میں ارکان کی فہرست میں شامل کیا گیا تھا لیکن انہوں نے بھی کبھی کسی میٹنگ میں شرکت نہیں کی تھی۔ آپ اس بات سے واقف ہیں کہ مشاورت ملی و ملکی معاملات میں گفت و شنید کے لیے بنائی گئی ہے لیکن جو لوگ رکن بننے کے بعد مشاورت کی کسی نشست میں شرکت نہ کریں اور نہ ہی سالانہ فیس ادا کریں وہ ملت کے کتنے سنجیدہ ہوسکتے ہیں اور کیا ان سے طویل پروسیس اور انتظار کے بعد ان کی رکنیت کی منسوخی کسی کی "کمائی" ہے؟

غیر معیاری لوگوں کو مشاورت کا رکن بنانے کے الزام کی حقیقت:

9۔ لکھا ہے کہ اپنے ہمنواؤں کے علاوہ ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب نے ملت کے باقی تمام سنجیدہ اور باوقار مفکرین اور ہمدردوں کو غیر معیاری افراد کے قبیل میں شامل کر رکھا ہے۔ پچھلے کئی برسوں سے موصوف اس طرح کے تبصرے کرتے رہتے ہیں لیکن آج تک توفیق نہیں ہوئی کہ سن 2015ء کے بعد سے مشاورت میں شامل ہونے والے کسی ایک غیر معیاری رکن کی نشاندہی کرسکیں کیونکہ وہ بخوبی واقف ہیں کہ حقیقت کیا ہے۔ اس الزام پر مزید تبصرہ کرنے کے بجائے یہ دیکھنا بہتر ہوگا کہ انھوں نے خود کس معیار کے لوگوں کو مشاورت کا رکن بنایا تھا۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر موصوف اور پروفیسر نفیس احمد، سابق استاد علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے درمیان اکتوبر 2015 میں ہوئے خط و کتابت کو سامنے رکھا جاسکتا ہے۔

پروفیسر نفیس احمد نے 16 اکتوبر 2015 کو ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب کو ایک مکتوب دفتر مشاورت میں موصول کرایا جس کا مضمون مندرجہ ذیل تھا:

"This refers to your letter dated 6.10.2015 demanding payment of my membership fee (of Mushawarat) for the year of 2012-2015.

....It (Mushawarat) should not remain confined to an office or to the membership of a few celebrities / intelectuals. It must be a mass movement if really Muslims want justice from Govt. We must not forget that Muslim masses are with Ulama. Senior Ulama have to be taken in the travel to different places or,forefront. I am ready to strive do anything that is required but it needs revival."

–I beg pardon if it has hurt you...

اس خط کا ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب کا22 اکتوبر 2015 کا جواب بہت دلچسپ ہے:

As regards membership of senior Ulama the problem is that they are content with whatever they are doing or not doing. Ulama of the stature of Ali Miyan, Qari Tayab sahab, Maulana Manzoor Nomani and Mufti Atiqur Rahman are no longer among us. I had tried to invite them like Maulana Rabey Hasani Nadvi to join Mushawarat but they too remain reluctant Perhaps they think that there position will suffer if they become part of another organisation though Mushawarat is not an organisation in itself but a common platform.... I welcome your readiness to work for the revival of Mushawarat."...

تین مستقل میقاتوں کی صدارت اور ایک میقات میں ورکنگ صدر رہنے کے بعد یہ موصوف کا کھلا اعتراف تھا کہ ان کے دور صدارت میں آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کس صورت حال سے دوچار تھی اور ان کی صدارت میں کوئی سنجیدہ اور معتبر شخصیت یا ملی تنظیم مشاورت کی رکنیت لینے سے گریز کرتی تھی۔ اس کے علاوہ مرحوم ملی رہنما جناب سید شہاب الدین صاحب کا موصوف کے نام 20 دسمبر 2014 کا مندرجہ ذیل خط بھی ان کی کارکردگی کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوگا:

"I am shocked to know that despite the merger of the rival Mushawarat the membership of the Markazi Majlis is only 68 and most of them have not paid their dues..... We should not present a false picture."

رجسٹریشن مشاورت کا تنازع اور اس کی حیثیت:

10- آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت سے 2000ء میں تقریباً دس اہم عمائدین اور اکابرین ملت نے مرحوم علی قائد سید شہاب الدین صاحب کے مشاورت کا صدر منتخب ہونے کے بعد علیحدگی اختیار کی اور اپنی الگ مشاورت کی بنیاد رکھی۔ مولانا محمد سالم قاسمی صاحب مرحوم کو انھوں نے اپنا صدر منتخب کیا۔ اس وقت مشاورت میں شامل یو پی کی مسلم مجلس کے علاوہ کوئی دوسری معروف تنظیم نے متوازی مشاورت کی رکنیت نہیں لی اور اس طرح مسلم مجلس مشاورت میں شامل باقی سبھی معروف مسلم تنظیموں نے اصل مشاورت میں رہنے کا فیصلہ لیا۔ یہ بات اہم ہے کہ اس زمانہ میں ڈاکٹر ظفرالاسلام خان مشاورت کے رکن نہیں تھے، ان کو 2002ء کے بعد رکنیت دی گئی۔

وقت گزرنے کے ساتھ متوازی مشاورت کے ذمہ داران کی یہ کوشش رہی کہ اصل مشاورت کے اثاثوں پر قبضہ کریں اور مشاورت کے بینک کھاتوں پر انکا اختیار ہو جائے۔ اس سلسلے میں کچھ عرصہ کے لئے وہ کھاتوں کو منجمد کرانے میں بھی کامیاب ہوئے لیکن مرحوم سید شہاب الدین صاحب کی کوششوں سے بینک کے ذمہ داران سے مذاکرات کے بعد اصلی مشاورت کو ان اثاثوں کا اصل امین تسلیم کیا گیا۔

2003 کے آتے آتے متوازی مشاورت نے حکومتی ادارہ رجسٹرار آف سوسائٹی میں اپنا رجسٹریشن کروالیا۔ اس پیشرفت کی معلومات ہوئی تو صدر مشاورت مرحوم سید شہاب الدین صاحب نے عوام کو حقیقی صورتحال سے واقف کرانے کے لئے اخباری بیان جاری کئے اور اخبارات کے لئے مضامین بھی لکھے۔ اس غیر اخلاقی عمل کے خلاف سید صاحب کا ایک مضمون ڈاکٹر ظفرالاسلام خان نے اپنے اخبار "ملی گزٹ" میں بھی شائع کیا۔

اس کے علاوہ اس وقت کے صدر مرحوم سید شہاب الدین صاحب نے رجسٹرار آفس میں اس رجسٹریشن کو کینسل کرانے کے تعلق سے ملاقاتیں کیں اور اصل تنظیم "آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت" کی میٹنگوں میں اس غیر آئینی اور غیر اسلامی عمل اور سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے لیے گئے اقدام کے خلاف فیصلوں کی روشنی میں کئی خطوط بھیجے جس میں سے ایک خط کی کاپی جو رجسٹرار آف سوسائٹیز کو بھیجا گیا تھا مندرجہ ذیل ہے جس کو پڑھنے

کے بعد اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ماضی میں اکابرین مشاورت کا اس رجسٹریشن کے تعلق سے کیا موقف رہا ہے:

The Registrar of Societies,
Government of the National Capital Territory of Delhi,
CPC Building, Kashmiri Gate, Delhi-110006

Sir,

On 31.3.2006 in response to our request you were kind enough to provide us the copies of Certificate of Registration No. S/ 46913/ 2003 dated 6.9.2003 given by the then Registrar of Societies, Delhi to the so-called All India Muslim Majlis-e-Mushawarat along with the copy of the Memorandum of society and of its flues and Regulations filed by the said society.

We learnt of this registration only through a casual mention by a journalist in the Urdu daily Qaumi Awaz of 28.03.2005. From a perusal of the documents supplied by you, it apears that the small dissident group which had separated from the parent body in June-July 2000 and formed a parallel Organization had approached you in Augus 2003 for registration Under a Patently false claim regarding the name of their Society, obviously its intention was to misguide the public, conceal the fact of separation and claim the goodwill which exists in the mind of the people, and particularly the Muslim Community, for our organization which was formed in and take the credit our heritage, activities and1965

In order collect funds on tales pretenses,,achievements

We realize that since our organization is not a registered society, you registered this fake dissident group as the All India Muslim Majlis e Mushawarat under Registration of Societies Act1860, after the normal checking that no previous registration with the proposed title existed.

The attached annexure gives a brief history of the birth of the dissident group, our comments on and analysis of its

Memorandum and Rules and Regulation and a brief report on our activities since June 2000.
We beg to submit that the Act of 1860 is inadequate in the present circumstances and needs to be extensively amended.But the inadequacy of the Act does not provide a license to a new group to misuse and exploit the Act for the purpose of fraudulently and deceptively parading itself in the name of an established and active national organization with years of glorious history behind it. We concede the right of40 the dissident group to form an organization and to register it as a Society but we object to its false representation of itself as the All India Muslim Majlis e Mushawarat through concealment of material and relevant facts and operating publicly with impunity.
We have consulted eminent lawyers and in accordance with the legal opinion and advice, we formally request you to stop this blatant abuse of law and to call upon the Society registered try you under the above mentioned Certificate to ,prove its credentials and to deregister it if it fails to do so and in the meantime, to suspend its registration till you finally decide on our objection.

Yours Faithfully
SYED SHAHABUDDIN "

11- ڈاکٹر ظفر الاسلام خان جب تک مشاورت کے صدر رہے وہ اس موقف کے حامی رہے اور 2013 تک جب متوازی مشاورت نے اصل مسلم مجلس مشاورت میں انضمام کرنے کا فیصلہ نہیں لے لیا، وہ اس کو بغرض اردو پڑھتے رہے۔

متوازی مشاورت کا رجسٹرڈ دستور اصل مشاورت سے بالکل مختلف تھا اور سب سے اہم فرق یہ تھا کہ اس کے عہدیداروں کی مدت (اس کے دستور کے مطابق) پانچ سال کی تھی اور اصل مشاورت میں جس کے صدر ڈاکٹر ظفر الاسلام خان تیسری بار منتخب ہوئے تھے، اس کے عہدیداروں کی میعاد دو سال کی تھی۔ شاید اسی لئے جیسے جیسے ڈاکٹر ظفر الاسلام خان صاحب کی صدارت کی میعاد ختم ہونے کا وقت جو دسمبر 2015 تھا قریب آ رہا تھا، موصوف نے مستقبل میں مشاورت پر قبضہ رکھنے کی

تک وہ دو شروع کر دی تھی۔ اس میں ان کے ساتھ غالباً وہ افراد بھی شریک رہے جو ان کے نئے نئے رفیق بنے تھے اور متوازی مشاورت کے اصل مشاورت میں ضم ہونے کے بعد ان کو گیٹ ملی تھی۔
اکتوبر 2015ء کے آتے آتے ہمدردان مشاورت نے مرحوم سید شہاب الدین صاحب کو ثبوت کے ساتھ یہ اطلاع دی کہ خان صاحب موصوف نے آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کی عاملہ کو اعتماد میں لئے بغیر اپنے ان نئے دوستوں کے ساتھ مل کر مرحوم مولانا محمد سالم قاسمی صاحب کو منا کر ایک خط رجسٹرار آفس بھیجا ہے جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ 2014ء میں مشاورت کے نئے انتخابات ہوئے ہیں اور اس میں ڈاکٹر ظفر الاسلام خان کو اور ان کے ساتھیوں کو جن میں تین متوازی مشاورت سے آئے اشخاص شامل تھے، رجسٹرار آفس میں بھیجے گئے، اس خط پر حضرت مولانا محمد سالم قاسمی کے ساتھ ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے بھی دستخط کئے تھے (جس کی کاپی اب موصوف نے 29 اپریل 2024 کے خط کے ساتھ منسلک کی ہے)۔

مرحوم سید شہاب الدین صاحب نے اس سازش کے پیچھے ڈاکٹر ظفر الاسلام خان کی منشاء کو بھانپ لیا تھا کہ اس کا مقصد میقات کے انتخابات کو ملتوی کرنا اور چور دروازے سے اپنی صدارت کی میعاد بڑھانا ہے۔ اس نتیجے پر پہنچنے کی ایک اور وجہ یہ تھی کہ ڈاکٹر صاحب کے ذریعہ ان کی صدارت میں اکتوبر 2015ء میں ہوئی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں اس بات پر اصرار تھا کہ دستور مشاورت میں ترمیمات کی جائیں اور اس کے لئے ایک سب کمیٹی بھی تشکیل کرنے کی کوشش کی گئی تھی جس کی ارکان مجلس عاملہ نے سخت مخالفت کی تھی اور نئے انتخابات کروانے کے اعلان کا فیصلہ لیا تھا۔ 4 اکتوبر 2015 کی مجلس عاملہ کی اس میٹنگ میں بھی ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے ارکان عاملہ کو یہ مطلع نہیں کیا کہ انھوں نے اپنے نئے رفقاء کی مدد سے رجسٹرار آف سوسائٹی کو کوئی خط لکھا ہے جب کہ مشاورت کی یہ روایت رہی ہے کہ صدر مشاورت اپنے تمام خطوط کی کاپیاں مشاورت کی آئندہ نشستوں میں تقسیم کرتا ہے یا اسکے متعلق سے میٹنگوں میں شرکاء کو بریفنگ کرتا ہے۔

ان حقیقتوں کو سامنے رکھ کر مرحوم سید شہاب الدین صاحب نے ڈاکٹر ظفر الاسلام خان صاحب کو خط لکھ کر سخت باز پرس کی اور یہ دریافت کرنے کی کوشش کی کہ انہوں نے مجلس عاملہ

کو اعتماد میں لئے بغیر رجسٹرار آف سوسائٹی کو خط کیوں بھیجا اور یہ دعویٰ کیوں کیا کہ انکا اور ان کے ساتھیوں کا انتخاب متنازعہ رجسٹرڈ مشاورت کے دستور کے مطابق ہوا ہے۔ اس خط میں مرحوم سید شہاب الدین صاحب نے ڈاکٹر ظفر الاسلام خان سے منصب صدارت سے فوری استعفے کا مطالبہ کیا اور نئے انتخابات ایک آزاد باڈی کی رہنمائی میں کرانے پر زور دیا۔

سید شہاب الدین صاحب کے اس خط کے بعد ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے سید صاحب مرحوم کو اس کا بہت نازیبا و اذیتناک جواب دیا اور اس تنازع کی خبر اخبارات کی زینت بنی۔ ایک اخبار کی مندرجہ ذیل کوریج سے ہمدردان ملت اس تنازعہ کی سنگینی کا اندازہ لگا سکتے ہیں:

ملت اسلامیہ ہند کی اکلوتی وفاقی تنظیم مسلم مجلس مشاورت باہمی چپقلش اور اندرونی خلفشار کا شکار

موجودہ صدر ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے سابق صدر سید شہاب الدین پر مشاورت کے دفتر و اسٹاف کے استعمال پر پابندی عائد کردی، مشاورت پر بوجھ بننے اور سازش رچنے کا الزام

نئی دہلی: ملت اسلامیہ ہند کی اکلوتی وفاقی تنظیم سمجھی جانے والی 51 سالہ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت ان دنوں اندرونی خلفشار اور باہمی چپقلش کے دور سے گزر رہی ہے۔ صدارتی انتخاب کی مہم نے انتشار کی کیفیات کو اور نمایاں کر دیا ہے اور اس کا اثر محسوس کیا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ گھمسان اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ مشاورت کے موجودہ صدر ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے سابق صدر سید شہاب الدین پر سنگین حملے کرتے ہوئے ان پر مشاورت کا دفتر، املاک اور اسٹاف کے استعمال پر پابندی لگا دی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مشاورت ان دنوں کئی گروپوں میں منقسم ہے اور ہر گروپ اپنی بالادستی قائم کرنے کے لئے ہر طریقہ اپنانے سے دریغ نہیں کر رہا ہے۔ کئی دستاویزات اس کے مظہر ہیں، جن پر آئندہ گفتگو کی جائے گی۔

بزرگ مسلم رہنما، 2000-07 اور 2010-11 میں صدر، قائم مقام صدر اور نائب صدر کے طور پر طویل خدمات انجام دینے والے شہاب الدین مرحوم مشاورت کی 7 رکنی سپریم گائیڈنس کونسل کے رکن ہیں۔ موجودہ صدر مشاورت نے نومبر 2015 کو اپنے لکھے گئے غیر

معمولی خط میں (جس کی کاپی روزنامہ خبریں کی تحویل میں ہے) وفاق کی گولڈن جبلی کے موقع پر دو درجن مرحوم اور باحیات شخصیات کو ان کے کارہائے نمایاں کے لیے دیے گئے لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈز یافتگان میں سے ایک شہاب الدین پر مشاورت کی عمارت، اس میں موجود اشیاء اور اسٹاف کے استعمال پر روک لگاتے ہوئے ان پر سازش رچنے اور مشاورت پر بہت سارا بوجھ ڈالنے کا بھی الزام ہے۔

قابل ذکر ہے کہ سید شہاب الدین نے اپنی سفارتی، پارلیمانی، عملی و سیاسی سرگرمیوں سے فراغت کے بعد خود کو مشاورت کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ مشاورت کو اپنی عمارت کا مالک بنانے میں دیگر اہم شخصیات کے ساتھ ان کا بڑا اہم رول رہا ہے۔ مشاورت کے سووینیر کے مطابق مذکورہ عمارت کو خریدنے میں 79 لاکھ روپے میں سے 17 لاکھ روپے خود انھوں نے اور ان کے خاندان کے افراد نے دیے، علاوہ ازیں ان کے حلقہ احباب کا بڑا حصہ ہے۔ خرابی صحت کے باوجود وہ مشاورت میں سرگرم رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان پر عتاب اس وقت نازل ہوا، جب انھوں نے 3 نومبر 2015 کو خط لکھ کر صدر مشاورت کے بعض غیر جمہوری اقدامات" پر اعتراض کیا جس پر ڈاکٹر ظفر الاسلام نے انتہائی سخت الفاظ میں (جس کا وہ خود اعتراف کرتے ہیں) ایک خط لکھ کر کئی الزام لگائے اور ان پر کی گئی نوازشات" کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ "ان سب تلخیوں کے باوجود میں نے آپ کو گولڈن جبلی میں پوری عزت دی۔ ڈائس پر نائب صدر جمہوریہ کے ساتھ آپ کے بیٹھنے کا انتظام کیا اور خود دور بیٹھا، کانفرنس کے اختتامی کلمات کے لیے آپ کو موقع دیا اور لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ بھی آپ کو پیش کیا۔ لیکن آپ کے دل میں میرے لیے وہ جگہ نہیں رہ گئی تھی جو پہلے تھی۔ اب آپ اس وہمی شکایت کا بدلہ مجھ کو ذلیل کر کے لینا چاہتے ہیں"۔

وہ یہیں پر نہیں رکے چار صفحاتی خط میں جو چارج شیٹ معلوم ہوتا ہے ایک جگہ لکھا ہے کہ آپ نے بہت سارا بوجھ مشاورت پر ڈالا، مشاورت کے عملہ سے ذاتی کام لیتے رہے اور اب بھی مشاورت کے دفتر کے بڑے حصہ پر قابض ہیں جس میں صدر کا دفتر بھی شامل ہے۔ آپ مشاورت کے کمپیوٹر، پرنٹر، ایئر کنڈیشنر، ہیٹر وغیرہ کو بلا دریغ استعمال کرتے ہیں۔ براہ کرم آپ فوری طور پر میرا کمرہ (الفاظ قابل غور ہیں) خالی کر دیں۔ پچھلی مدت کا بھی کرایہ اور

مشاورت کی سہولتوں کو استعمال کرنے کا معاوضہ ادا کریں۔

اندرونی ذرائع سے معلوم ہوا کہ مذکورہ متنازع خط لکھنے کے پانچ روز بعد یعنی گیارہ نومبر 2015 کو مشاورت کے دفتر میں منعقد عہدیداران کی ہنگامی میٹنگ میں اس خط کو سنایا گیا اور اس کی کاپی بھی ان کے درمیان تقسیم کی گئی تا کہ مستقبل میں اٹھنے والے کسی سوال کا جواب دیا جا سکے۔ میٹنگ میں ظفر الاسلام خان کے علاوہ منظور احمد (سابق آئی پی ایس)، ایس ایم وائی ندیم، احمد رشید شیروانی، مولانا عطاء الرحمن قاسمی، محمد سلیمان، معصوم مرادآبادی، نجیب فاروق اور ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس موجود تھے۔ کسی نے بھی خط کے متن اور اس میں استعمال الفاظ اور اس کے لب ولہجہ پر اعتراض نہیں کیا۔ خود صدر مشاورت معروف دانشور، اسکالر اور سلجھے ہوئے رہنما ہیں، ان سے ایسی توقع نہیں کی گئی تھی۔ سید شہاب الدین کے طریقہ کار سے اختلاف کا حق رکھنے کے ساتھ یہ کہا جا رہا ہے کہ سینئر سطح پر تعلقات کی نوعیت اور ادب واحترام کی یہ صورت حد درجہ تشویشناک ہے۔

مشاورت کے اندرونی ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ سب کافی دنوں سے چل رہا ہے۔ صدر مشاورت کی طرف سے وقتاً فوقتاً اٹھائے جانے والے اقدامات پر قانونی نقطہ نظر سے سید شہاب الدین کے اعتراضات پر کشیدگی نے اس وقت نیا موڑ لیا ہے جب محترم صدر مشاورت اور ان کے حامیوں کی جانب سے صدارتی انتخابات میں منظور احمد کو مبینہ طور پر امیدوار کے طور پر میدان میں اتارا جاتا ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ صدر مشاورت کو اس کا فریق نہیں بننا چاہیے اس سے غیر جانبدارانہ انتخاب متاثر ہونے کا اندیشہ خارج از امکان نہیں۔ وہ پہلے ہی انہیں اپنی ذاتی پسند بتا چکے ہیں۔ بہرحال اس صورت حال نے مشاورت کے خیر اندیش کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ خاص طور سے ان لوگوں کو جو مشاورت کی شاندار گولڈن جبلی کے بعد سے مثبت اور ٹھوس فیصلوں کی توقع کی شمع جلائے بیٹھے ہیں۔

24 نومبر 2015 (روزنامہ خبریں، نئی دہلی)

اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور تشویشناک صورتحال سے نپٹنے کے لئے اور اپنا موقف پیش کرنے کے لئے ڈاکٹر صاحب موصوف نے عین انتخابات کے عمل کے

درمیان 5 دسمبر 2015 کو مشاورت کی جنرل باڈی کی میٹنگ بلائی اور رجسٹریشن کے تعلق سے اپنی تحریری تقریر میں جس کو میٹنگ میں ارکان کو تقسیم کیا گیا، صفائی دی جس کا متن مندرجہ ذیل تھا:

"مشاورت کا رجسٹریشن: مسلم مجلس مشاورت (مولانا سالم گروپ) نے آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے نام سے ایک سوسائٹی کا رجسٹریشن کرایا تھا۔ اکتوبر ۲۰۱۳ میں دونوں دھڑوں کے انضمام کے بعد میں نے کچھ رفقاء کے مشورے سے مذکورہ رجسٹریشن کو مشاورت کے نام منتقل کرانے کے لئے مولانا محمد سالم قاسمی صاحب سے رجسٹرار آف سوسائٹیز کو خط لکھوایا کہ مشاورت کے نئے انتخابات کے لئے نئے منتخبہ عہدیداران کو تسلیم کرلیا جائے۔ اس کا واحد مقصد مذکورہ رجسٹریشن کو اپنی طرف منتقل کرنے کا تھا اور نیت تھی کہ رجسٹریشن کی منتقلی کے بعد سوسائٹی کے ضوابط (بائی لاز) کو مشاورت کے موجودہ دستور سے ہم آہنگ کرلیا جائے۔ مولانا سالم گروپ کی رجسٹرڈ ڈیڈ کے مطابق مشاورت کے عہدیداروں کی مدت چار سال ہے۔ اس نکتہ کو بنیاد بنا کر یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ظفرالاسلام چور دروازے سے اپنی مدت کار دو سال اور بڑھانا چاہتا ہے۔"

استعفے کا مطالبہ: چور دروازے سے اپنی مدت کار بڑھانے کے دعویٰ کے ساتھ مجھ سے دو ممبران نے استعفے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اگلا الیکشن سینئر موسٹ نائب صدر کی نگرانی میں ہونا چاہئے۔ چونکہ مدت کار بڑھانے کا دعویٰ بالکل بے بنیاد تھا، اس لئے استعفے مانگنے یا دینے کا بھی کوئی جواز نہیں ہے۔

ملی رہنما مرحوم سید شہاب الدین صاحب پر گفتگو کرتے ہوئے اپنی تقریر میں شہاب الدین صاحب کے ذریعہ اٹھائے گئے اعتراضات پر اپنے موقف کا دفاع اور اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے موصوف نے اپنی تقریر میں دوسری باتوں کے علاوہ مندرجہ ذیل الزامات لگائے:

۔۔۔۔۔عرصہ دراز سے مشاورت کے کچھ کمرے سید صاحب کے تصرف میں ہیں جن کا کوئی

کرایہ مشاورت کو نہیں ادا کرتے۔ اس کے بارے میں ان کو گوش گزار کیا گیا ہے کہ ان کمروں کا جائز کرایہ ادا کریں کیونکہ کسی کو مشاورت کے دفتر کو ذاتی طور پر استعمال کرنے کا کوئی قانونی یا اخلاقی حق نہیں ہے۔ یہ بات بھی میں نے صرف اس وقت کہی جب موصوف نے وہمی بنیاد پر مجھ سے نہ صرف استعفے مانگا بلکہ یہ ہدایت دی کہ آپ سے "مشاورت کے فنڈز کو ہینڈل نہ کروں" جبکہ عملاً جلد بازی میں مشاورت ٹرسٹ کے اکاؤنٹ میں منتقل کر کے وہ خود ان پر برسوں سے قابض ہیں، اپنی مرضی سے خرچ کرتے ہیں اور شدید مالی نقصان کا سبب بن چکے ہیں۔ اس مسئلہ کو میں اگلے صدر پر چھوڑتا ہوں کہ دوسرے ممبران سے مشورہ کر کے اس کو بطور احسن نبھائیں۔۔۔۔۔"

مابعد جنرل باڈی میٹنگ (5 دسمبر 2015) ڈاکٹر ظفرالاسلام خان صاحب نے میٹنگ کی روداد اپنے ذاتی دفتر میں تیار کروائے اور دفتر مجلس مشاورت کو بھیجے، ان میں بھی رجسٹریشن کے تعلق سے روداد کے صفحہ (5)-(2) پر اپنی تقریر کو شامل کیا ہے۔

ڈاکٹر ظفرالاسلام خان کی ان تینوں وضاحتوں میں جھول تھا اور حقیقت سے دور معلوم ہوتی ہیں۔ موصوف نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مولانا سالم گروپ کی رجسٹرڈ ڈیڈ کے مطابق مشاورت کے عہدیداروں کی مدت چار سال ہے جو حقیقت کے برخلاف ہے۔ یہ مدت چار سال نہیں، پانچ سال ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر ان کی نیت رجسٹریشن کے تعلق سے بالکل صاف تھی تو وہ سال کے عرصہ تک انہوں نے اس کو مخفی کیوں رکھا اور یہ اپنی مدت کی آخری مجلس عاملہ کی نشست میں دستور ریڈرافٹنگ کمیٹی تشکیل دینے کی ضرورت کیوں محسوس کی، اس حقیقت سے واقف ہوتے ہوئے کہ نئے انتخابات کے بعد دستور مشاورت (2006) کے ضابطہ کے مطابق پچھلی میقات کی تمام سب کمیٹیاں از خود ختم ہو جاتی ہیں۔ اگر مجلس عاملہ کے ارکان اس پر اعتراض نہ کرتے تو نئے انتخابات کے اعلان پر بھی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو پاتا کیونکہ از خود مندرجہ بالا تقریر میں موصوف نے اقرار کیا ہے کہ رجسٹرار سوسائٹی کو خط لکھنے کا ان کا مقصد کیا تھا۔

محترم سید شہاب الدین صاحب 5 دسمبر 2015 کو منعقد جنرل باڈی میٹنگ میں خرابی صحت کی وجہ سے شریک نہیں تھے اور انکی غیر موجودگی میں اس معصوم ملی قائد پر یہ الزام موصوف نے لگائے جس نے ذاتی طور پر اور اپنے احباب سے مشاورت دفتر بلڈنگ میں تقریباً ستره لاکھ روپے عطیہ دیا اور دلوایا۔ یہ الزام حقیقت سے کوسوں دور تھا کہ مرحوم کے تصرف میں دفتر مشاورت کے کچھ کمرے ہیں۔۔ دفتر مشاورت میں موجود تین قابل استعمال کمروں میں سے سید صاحب صرف ایک چھوٹے روم میں آکر بیٹھتے تھے اور ایک دوسرے روم میں مشاورت لائبریری قائم کرنا چاہتے تھے جس میں وہ مستقل کتابیں لالا کر رکھتے رہتے تھے۔ ان کے خلاف اس بیہودہ الزام کا نقصان یہ ہوا کہ مرحوم اپنی حیات میں ہی تمام کتابوں کو اٹھا کر لے گئے اور مشاورت ایک عظیم علمی سرمائے سے محروم ہو گئی۔۔ رہی بات مشاورت ٹرسٹ جو ڈاکٹر ظفرالاسلام خان نے اپنے دور صدارت میں بنایا تھا اور بہت ہوشیاری سے اس کا کوئی تعلق آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت سے نہیں رکھا تھا، اس بابت بھی مرحوم سید شہاب الدین صاحب اور موصوف کے درمیان شدید اختلاف تھا۔ سید شہاب الدین صاحب کو غریق رحمت ہوئے آٹھ برس ہونے جا رہے ہیں لیکن بارہا اصرار کے باوجود وہ اس بات کے لئے راضی نہیں ہوتے کہ اس ٹرسٹ میں موجود مشاورت کی خطیر رقم کو جس کا وہ مرحوم سید صاحب پر الزام لگاتے تھے اور مسلم مجلس مشاورت کو واپس کرنے کا مطالبہ کرتے تھے، اب خود واپس کرنے کے لئے رضامند نہیں ہو رہے ہیں اور اس بابت موجودہ صدر محترم فیروز احمد ایڈوکیٹ کے خط کے جواب میں بھی کوئی مثبت جواب نہیں دیا۔ جبکہ موصوف اس کوشش میں ہیں کہ "مشاورت ٹرسٹ" کا منیجنگ ٹرسٹی وہ خود بن جائیں، جس کے لئے وہ محترم اے آر شیروانی صاحب پر لگاتار دباؤ ڈال رہے ہیں جبکہ انہوں نے ان کے اس پیش کو صاف منع کر دیا ہے۔

2016-2017 کی میقات کے لیے جب موصوف کے منصب صدارت کے امیدوار کامیاب نہ ہو پائے تو موصوف کے ایک قریبی معتمد 2016ء میں حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے اصرار کیا کہ 2013 میں مشاورت میں انضمام ہوئے دھڑے کو بعض رجسٹرڈ سوسائٹی کو از سرِ نو زندہ کیا جائے۔ اس حقیقت کا انکشاف

مرحوم مولانا سالم قاسمی صاحب نے اپنے چھوٹے صاحب زادہ کی موجودگی میں کچھ ارکان مشاورت سے ملاقات کے درمیان کیا اور یہ بھی اس ملاقات میں معلوم ہوا تھا کہ مولانا مرحوم کے چھوٹے صاحب زادہ نے اس تجویز کو لے جانے والے ڈاکٹر ظفرالاسلام خان کے ہمراز رفیق کی سختی سے تنبیہ کی تھی اور خود مولانا سالم قاسمی صاحب نے موصوف کو اس بات کو سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ ان کو اور ڈاکٹر ظفرالاسلام خان کو انتخابات جمہوری انداز میں منصب صدارت کے لئے جناب نوید حامد کے منتخب ہونے کو قبول کرنا چاہیے۔

مشاورت ٹرسٹ کا قضیہ:

12 - یہاں "مشاورت ٹرسٹ" اور مرحوم سید شہاب الدین صاحب کے درمیان اختلاف اور تنازعہ کے تعلق سے ارکان مسلم مجلس مشاورت کو یہ آگاہ کرنا بھی ضروری ہے کہ ڈاکٹر ظفرالاسلام خان اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ مرحوم سید شہاب الدین صاحب پر موصوف زور ڈال رہے تھے کہ دفتر مشاورت کی ملکیت اس متنازعہ ٹرسٹ کو منتقل کر دی جائے جس کے سیکریٹری اور فرسٹ ٹرسٹی دونوں ڈاکٹر صاحب موصوف ہیں اور اس کے لئے مرحوم سید صاحب تیار نہیں تھے۔ اس بابت سابق صدر مسلم مجلس مشاورت نوید حامد صاحب نے بھی "مشاورت ٹرسٹ" کے چیئرمین جناب جلال الدین عمری صاحب کو بتاریخ یکم ستمبر 2016ء خط لکھ کر مخالفت درج کرائی تھی اور اس پر توجہ دلائی تھی کہ:

۔۔۔۔ آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ پبلک ٹرسٹ کے قوانین کو جاننے والوں کی رائے ہے کہ موجودہ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے نظم سے آزاد "مشاورت" کے نام سے بنائے گئے اس ٹرسٹ کے بہت سے ضوابط ایسے ہیں جو پرائیویٹ ٹرسٹ کے ضوابط سے بہت قریب ہیں۔ میرے صدر بننے کے بعد محترم سید شہاب الدین صاحب نے خود مجھ سے بارہا اس بات کا اصرار کیا ہے کہ موجودہ ٹرسٹیز میں بدلاؤ ہونا چاہیے اور ضوابط بھی بدلے جانے چاہئیں۔ رمضان سے قبل ایک نشست میں آپ کے ساتھ جناب نصرت علی صاحب، جناب سید قاسم رسول الیاس صاحب، جناب عبدالرشید اگوان صاحب اور سید تحسین احمد موجود تھے۔ اس نشست میں لیے گئے فیصلے کی روشنی میں اور آپ کی ہدایت کے مطابق اگوان

صاحب نے چند تجاویز ٹرسٹ کے تعلق سے آپ کو ارسال کی ہیں، مجھے امید ہے کہ آپ نے ان تجاویز کو بغور دیکھا ہوگا۔۔۔۔۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں رہنی چاہیے کہ مشاورت کی بلڈنگ مورخہ ۳ مارچ ۲۰۰۵ ء کو لی گئی تھی اور ٹرسٹ کا قیام سن ۲۰۰۹ ء میں ہوا ہے۔ اس طرح بنیادی طور پر یہ بلڈنگ مشاورت ٹرسٹ کی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ مزید مجھے یہ جان کر حیرانی ہوئی کہ مشاورت ٹرسٹ نے مورخہ ۲۷ دسمبر ۲۰۱۰ ء کو "آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت" کے ایک اکاؤنٹ سے بذریعہ چیک نمبر 1954523 ایک خطیر رقم مبلغ بائیس لاکھ پچاس ہزار روپیہ مشاورت ٹرسٹ کے اکاؤنٹ میں منتقل کی جو صریحاً غیر اخلاقی اور مشاورت کے مفادات کے خلاف ہے۔ مشاورت کے اس وقت کے ذمے داران کے فیصلے پر نظرثانی کا وقت آگیا ہے کہ کوئی مشاورت کے اوپر پیر بادی کے طور پر کام نہ کر سکے۔۔۔۔۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ مذکورہ رقم کو فوری طور سے مشاورت کو واپس کیا جائے کیونکہ یہ رقم عطیہ دہندگان نے مشاورت کو دی ہے نہ کہ مشاورت ٹرسٹ جس کا قیام ۲۲ مارچ ۲۰۰۹ ء کو ہوا؟ جبکہ یہ رقم 1986 کے بعد سے ریلیف اور۔۔۔۔۔ کے لئے رکھی گئی ہے۔"

اس خط کے متن کو سید شہاب الدین صاحب کی تائید حاصل تھی لیکن سن ۲۰۱۷ کے شروع میں ہی مرحوم مالک حقیقی سے جا ملے۔

فروری 2017 ء کی جنرل باڈی میٹنگ میں اس بابت سیر حاصل گفتگو ہوئی اور ڈاکٹر ظفرالاسلام خان سے زور دیکر کہا گیا کہ وہ ٹرسٹ میں موجود مشاورت کی رقم کو واپس کریں اور اس تعلق سے ایک متفقہ قرارداد بھی پاس ہوئی لیکن ڈھاک کے تین پات۔ یہ رقم مشاورت کو آج تک واپس نہیں لوٹائی گئی۔

رجسٹریشن کی موجودہ حیثیت:

13- اگر ڈاکٹر ظفرالاسلام خان کا سابقہ دعویٰ جو انہوں نے مسلم مجلس مشاورت کی 5 دسمبر 2005 کو منعقدہ جنرل باڈی میں رکھا تھا کہ رجسٹرار آف سوسائٹی کو خط لکھنے کا "واحد مقصد مذکورہ رجسٹریشن کو اپنی طرف منتقل کرنا اور یہ نیت تھی کہ رجسٹریشن کے بعد سوسائٹی کے ضوابط مشاورت کے موجودہ دستور سے ہم آہنگ کر لیا جائے" تو مشاورت کا رجسٹریشن ان کی ذاتی

ملکیت کیسے ہوگئی۔ یہ اس اصل مشاورت کی ملکیت ہے جو 1964 میں قائم ہوئی تھی اور جس اصل مسلم مجلس مشاورت میں مولانا محمد سالم قاسمی صاحب گروپ کی متوازی مشاورت نے سن 2013ء میں انضمام کیا تھا اور یہ کہ اگر یہ رجسٹریشن ان کے پاس موجود تھا (جو تحقیقی طور پر حقیقت پر مبنی نہیں ہے) تو اس درمیان انہوں نے رجسٹرڈ مشاورت کے دستوری تقاضوں کے مطابق 2019 میں اس مشاورت کے انتخابات اس لئے نہیں کرائے کہ وہ مسلم مجلس مشاورت کے نام سے مستقل فائدہ اٹھاتے رہنا چاہ رہے تھے؟ اس لئے ڈاکٹر ظفر الاسلام خان صاحب کو یہ باور کرانا ضروری ہے کہ سالم گروپ کی مشاورت کے رجسٹریشن کا اصل امین وہی آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت ہے جس میں متوازی مشاورت نے انضمام کیا تھا اور ڈاکٹر ظفر الاسلام خان کا دعویٰ کھوکھلا، غیر آئینی، غیر اخلاقی اور غیر شرعی ہے۔ یہاں شرعی پہلو کا ذکر اس لئے اہم ہے کہ موصوف ایک اسلامی اسکالر ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے رجسٹریشن کا کھوکھلا سہارا لیکر ڈاکٹر ظفر الاسلام خان بھارت کے مسلمانوں کے واحد وفاقی ادارہ کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں اور ان کے پیچھے وہ طاقتیں ہیں جو اس ادارہ کو یا تو ختم کرنا چاہتی ہیں یا وہ نادان لوگ ہیں جو مشاورت کے رکن بننے کے قابل بھی نہیں تھے لیکن اب اپنے سیاسی اور کاروباری مفادات کے فروغ کے لئے اس غیر اسلامی عمل اور مشاورت کو تقسیم کرنے کی سازش میں ڈاکٹر ظفر الاسلام خان کی پشت پر کھڑے ہیں اور اس کے لئے ان نادانوں نے جون میں دہلی میں میٹنگ بلا کر اپنی مشاورت کے انتخابات کا اعلان کیا ہے۔ اس سازش سے ارکان مسلم مجلس مشاورت اور محبان ملت کو ہوشیار رہنا ہے۔ ان کا اصل مقصد تو مشاورت کے اثاثوں پر قبضہ کرنا ہے۔ اس تعلق سے جو بھی قانونی تدابیر ہو سکتی ہیں ان پر غور کیا جا رہا ہے۔

رجسٹرڈ مشاورت کے نام پر چندہ جمع کرنے کی مہم:

14- ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے اپنے 29 اپریل 2024 کے خط میں اس فرضی مشاورت کے رکن بننے کے لئے انفرادی ارکان سے ایک ہزار روپیہ اور تنظیموں سے پانچ ہزار روپے منگوائے ہیں جبکہ اصل رجسٹریشن والی مشاورت جس کے تمام اصل کاغذات ہمارے پاس

موجود ہیں۔ اس کے ضوابط میں ہدایت ہے کہ:

The admission fee and the subscription shall be as under otherwise revised...:

a) Admission fee Rs.100/- at the time of admission

b) Subscription Rs 25/- per month.

(Article 3 of Rules And Regulations)

غور طلب ہے کہ مولانا محمد سالم گروپ کی سوسائٹی (قائم شدہ 2003) جس کے رجسٹریشن کے کاغذات 2013 میں 1964 سے قائم اصل مشاورت کو سپرد کر دیے گئے تھے۔ اس کے دستور میں تبدیلی کے لیے بھی کوئی نشست نہیں ہوئی۔ پھر اس کی رکنیت فیس ڈاکٹر ظفر الاسلام خاں کے مکتوب (مرقومہ 29 اپریل 2024) کے مطابق 5000 روپے تک کیسے پہنچ گئی؟ یا تو رجسٹرڈ سوسائٹی کے ضوابط کو آمرانہ انداز میں توڑ مروڑ کر پیش کیا جا رہا ہے یا پھر موصوف کی صدارت میں یہ سوسائٹی متوازی طور پر چل رہی تھی جبکہ وہ دوسری طرف 2015 اور 2019 میں بطور امیدوار اصل مشاورت کے انتخابات میں بھی حصہ لیتے رہے اور 2022 تک مشاورت کے عہدیداران و ارکان کو مراسلات لکھ لکھ کر ان سے اپنے مزعومات و موقفات منوانے کی کوشش کرتے رہے جن سے مشاورت کی مجلس عاملہ، مجلس عام اور سپریم گائڈنس کونسل کے ارکان بشمول مولانا سید جلال الدین عمری صاحب امیر جماعت اسلامی ہند نے بھی اتفاق نہیں کیا۔ دونوں صورتیں صریح غیر اخلاقی وغیر قانونی فعل اور قابل مواخذہ خیانت ہیں۔ جو لوگ بھی اس فعل میں ڈاکٹر ظفر الاسلام خان اور ان کے کھلے چھپے ساتھیوں کا تعاون اور ان کی بلائی گئی میٹنگ میں شرکت کریں گے، وہ ملت میں انتشار اور مشاورت کے منشور کو نقصان پہنچانے کی سازش کا حصہ بنیں گے۔

ڈاکٹر ظفر الاسلام خان صاحب کی نیت کا اس سے بڑا اشتہار اور کیا ہوگا کہ موصوف اپنے ذاتی ایجنڈے کی تکمیل کی غرض سے ارکان مشاورت کو گمراہ کرنے کے لئے کسی حد تک بھی جا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کے رفقا کی سرگرمیاں رجسٹرڈ سوسائٹی کے قضیے کو زندہ کر کے

مشاورت میں 2013 کے انضمام واتحاد کو تباہ اور اس کے وقار کردار کو مسخ کرنے کی سازش کا حصہ ہیں جو کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کی جانی چاہیے۔ ارکان و ہمدردان مشاورت کو مسلمانان ہند کے اس تاریخی اثاثہ (آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت) کے خلاف کی جاری سازشوں سے ہوشیار رہنے اور ذاتی منفعت پر قومی وملی مفادات کو بھینٹ چڑھانے کے عزائم کا مقابلہ مضبوطی سے کرنے کی ضرورت ہے۔ فقط والسلام

خیر اندیش

(شیخ منظور احمد)

جنرل سکریٹری، آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت نئی دہلی

سابق ڈپٹی چیف ایڈیٹر، یو این آئی (انگلش سروس)

سابق ایڈیٹر، یو این آئی (اردو)

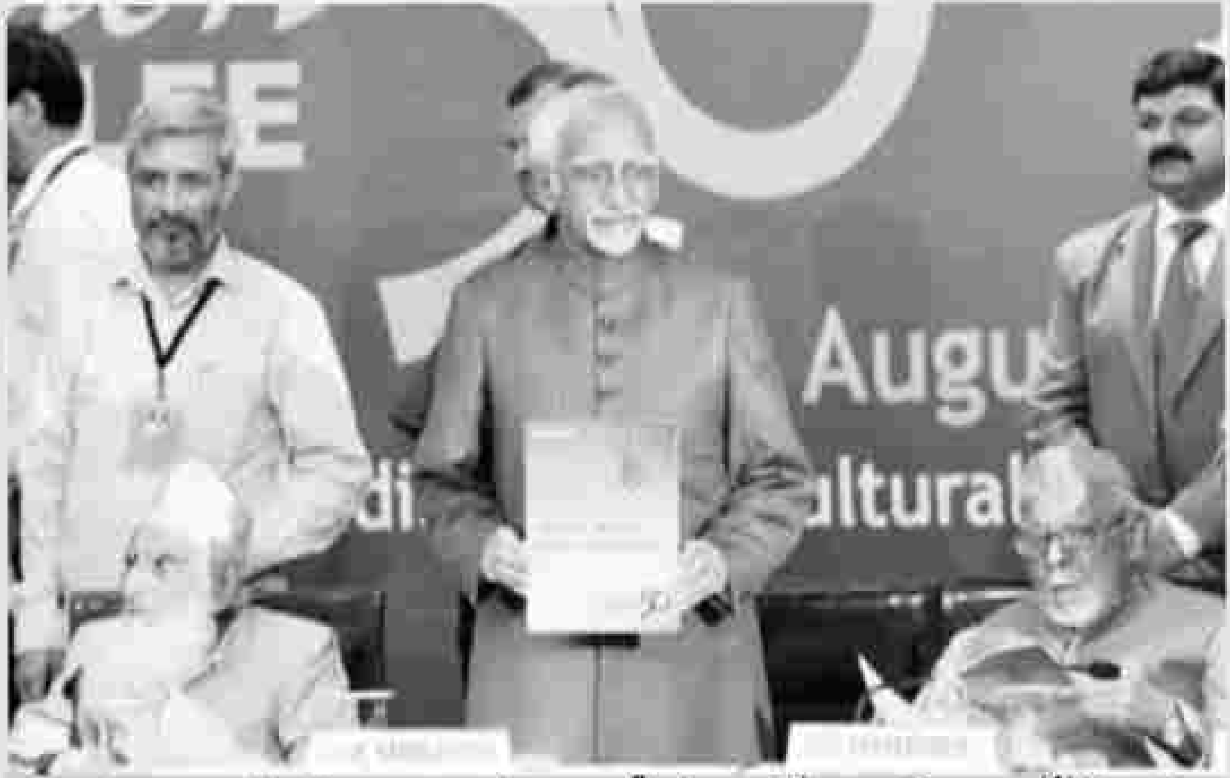

● آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کی گولڈن جوبلی تقریبات کے موقع پر جناب سید شہاب الدین صاحب (سابق صدر مشاورت)، جناب حامد انصاری صاحب (سابق نائب صدر جمہوریہ ہند) اور حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب۔

© *Printed & Published by:* **All India Muslim Majlis -e Mushawarat**
D-250, Abul Fazal Enclave, Jamia Nagar, Okhla, New Delhi-110025